ڈاکٹر شفیق آصف
صدر شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سرگودھا، میانوالی کیمپس، میانوالی
غلام محمد اشرفی
صدر شعبہ سوشل سائنسز، یونیورسٹی آف سرگودھا، میانوالی کیمپس، میانوالی

اردو غزل اور جدید نظم میں قومی و ملّی موضوعات کا مطالعہ

National and nationalistic themes are found equally in intellectual activity of Urdu Ghazal and Poem. In Urdu Ghazals and Poems, the intellectual methodology of Ghazals and Poems of Molana Altaf Hussain Haali and Allama Muhammad Iqbal is related to national and nationalistic themes. In addition, their intellectual effects appear to reach towards Muhammad Ali Johar, Molana Zafar Ali Khan, Hafeez Jalandhari, Mahir-ul-Qadri, Naeem Siddiqui, Shorish Kashmiri, Aasi Karnali, Abdul Kareem Samar and Jameel-ud-Din Aali. While reviewing the intellectual effects of modern poems on Urdu Ghazal, we influence the impact of national and nationalistic topics in both of these kinds of poetry.

اُردو غزل اور نظم کے فکری اشتراکات کے ضمن میں اِن دونوں اصناف سخن میں قومی اور ملّی موضوعات یکساں طور پر پائے جاتے ہیں۔ اُردو غزل اور نظم میں مولانا الطاف حسین حالی اور علامہ محمد اقبال کی غزلوں اور نظموں کا فکری نظام قومی و ملی موضوعات سے نہ صرف منسلک ہے بلکہ اِن کے فکری اثرات محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان، حفیظ جالندھری، ماہر القادری، نعیم صدیقی، شورش کاشمیری، عاصی کرنالی، عبدالکریم ثمر اور جمیل الدین عالی تک پہنچتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالی کے ہاں قومی و ملّی موضوعات کے ضمن میں ڈاکٹر وقار احمد رضوی لکھتے ہیں:

> دراصل حالیؔ کے دل میں قومی درد تھا۔ وہ غزل سے قومی اصلاح کا کام لینا چاہتے تھے۔ اگرچہ وہ اپنے ارادے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اُن کی غزلوں کا لب و لہجہ اس رو میں ناصحانہ اور حکیمانہ ہو گیا۔ البتہ اقبال نے حالیؔ کے اس کام کو سرانجام دیا اور اپنی غزلوں سے قومی بیداری اور ملی شعور پیدا کیا۔ (۱)

قومی اور ملّی شعور کے ضمن میں مولانا الطاف حسین حالیؔ کی نظموں اور غزلوں کے اشعار بطور نمونہ ملاحظہ کیجیے:

وہ قوم جو جہاں میں کل صدر انجمن تھی
تم نے سنا بھی اُس پر کیا گزری انجمن میں
غفلت ہے کہ گھیرے ہوئے ہے چار طرف سے
اور معرکہ گردشِ ایام ہے درپیش
بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہو جائے نفرت زیادہ

مولانا حالیؔ کے قومی و ملّی موضوعات کے حوالے سے اُن کی نظم کا یہ ٹکڑا دیکھئے:

بیٹھے بے فکر کیا ہو ہم وطنو
اُٹھو اہلِ وطن کے دوست بنو
مرد ہو تو کسی کے کام آؤ
ورنہ کھاؤ پیو چلے جاؤ
تم اگر چاہتے ہو ملک کی خیر
نہ کسی ہم وطن کو سمجھو غیر

ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب رقم طراز ہیں:

حالی کے اِن اشعار میں صلح کل اور بقائے باہم کا رُجحان صاف طور سے دیکھا جا سکتا ہے ہے۔ اِس رُجحان کی آج کے دَور میں بہت اہمیت ہے۔ حالیؔ نے اہلِ وطن کو اتحاد و اتفاق کا درس بھی دیا ہے۔ اِن کے نزدیک ملک کی سلامتی، خوش حالی اور آزادی اتفاق و اتحاد پر موقوف ہے اور اِس سے انحراف کے نتیجے میں ہی اہلِ ملک کو غلامی کے دن دیکھنے پڑے ہیں۔ [۲]

مولانا حالیؔ کے جذبہ اتحاد و اتفاق کے حوالے سے اُن کا یہ شعر بہت اہم ہے:

ملک ہیں اتفاق سے آزاد
شہر ہیں اتفاق سے آباد

مولانا الطاف حسین حالیؔ کی طرح علامہ اقبالؔ کی غزلوں اور نظموں میں ایک قدرِ مشترک یہ بھی ہے کہ اِن دونوں اصناف میں اُنھوں نے قومی اور ملیّ موضوعات کو ایک خاص درد مندی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ علامہ اقبالؔ کی ایک غزل کا شعر ہے:

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے خُدائی

علامہ اقبال اپنی کتاب "بانگِ درا" میں موجود غزل نما نظم وطنیت میں قومی و ملیّ تصورات کو اُجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ بُت کہ تراشیدہ تہذیب نوی ہے
غارت گر کاشانہ دین نبوی ہے
اِن تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اُس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

ڈاکٹر نجیب جمال لکھتے ہیں:

> اقبال نے برصغیر کے لوگوں کو ملتِ اسلامیہ کے ساتھ رابطہ اُستوار رکھنے کی تلقین کی اور اُنھیں شجر سے پیوستہ رہنے کی صورت میں بہار کی آمد، صحنِ چمن میں بلبل کے زمزمہ پیرا ہونے اور ظلمتِ شب، میں جلوۂ خورشید کی خوشخبری سنائی۔ مملکتِ خُداداد پاکستان کا قیام اُن کی پیش گوئی کی صداقت پہ گواہی ہے۔ پاکستان اقبال کی شاعری کی صوتی و معنوی تجسیم ہے۔(۳)

غزل کے ساتھ اپنی نظم میں بھی علامہ قومی و ملیّ افکار اور موضوعات کو احسن طریقے سے پیش کرتے ہیں، اُن کی نظم "طلوعِ اسلام" میں سے نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تُو، زباں تو ہے
یقین پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

حقیقت ایک ہے ہر شے کی، خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں
یقیں محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے
یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملت ہے
یہی قوت ہے جو صورت گر تعمیرِ ملت ہے

علامہ اقبالؔ کی نظموں کے یہ ولولہ انگیز افکار اُن کی غزلیہ شاعری کے قالب میں ڈھل کر اُن کی نظمیہ اور غزلیہ شاعری میں ایک ایسا ارتباط اور اشتراک پیدا کرتے ہیں، جو اُردو غزل پر جدید نظم کے فکری اثرات کی بھرپور دلالت کرتے ہیں۔ اُن کی غزلیہ اور نظمیہ شاعری کے پس منظر میں قومی اور ملّی احساسات کی قندیل روشن ہے۔ علامہ اقبالؔ نے اسلامی تحریکوں کی تفہیم کے بعد ملت اسلامیہ کے اتحاد اور یگانگت کی ضرورت کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اُسے اپنی غزلوں اور نظموں کے موضوعات میں بھرپور انداز میں سمویا ہے۔ ڈاکٹر نجیب جمال کے بقول:

> بیسوی صدی کو شعری تجربے کی وسعت، تخیل کی بلندی اور فکری کی گہرائی کے سبب اقبال کے نام کے ساتھ منسوب کیا جاتا رہے گا۔ مجموعی طور پر بھی اُردو شعر و ادب میں ان سے بڑا نام کسی اور کا نہیں۔ اقبال کی شاعری لفظ و معنی کے اعتبار سے ایک بالکل مختلف النوع آہنگ اور جہانِ معنی کی حامل ہے۔ اِن کی شاعری کے پس منظر میں پوری اسلامی تاریخ کا عروج و زوال اور خصوصاً بیسویں صدی میں عالمی اُفق پر جنم لینے والی تبدیلیاں دیکھی جاسکتی ہیں۔ (۴)

اُردو غزل پر جدید نظم کے فکری اثرات کا جائزہ لیتے وقت ہمیں قومی و ملّی مضامین کی اثر پذیری اِن دونوں اصناف سخن میں برابر نظر آئے گی۔ اِس کی بنیادی وجہ یہ ہے جو مضامین اور افکار زیادہ تفصیل کے ساتھ اُردو نظم میں ڈھل رہے ہیں وہی خیالات و افکار غزل کے بطون میں مخصوص غزلیہ پیرایہ اختیار کرتے دکھائی دیتے ہیں

اور یوں غزل اور نظم کا فکری اشتراک اِن دونوں اصناف کے باہمی رچاؤ کی علامت بن کر سامنے آتا ہے۔ حسین سحر لکھتے ہیں:

> اقبال کی غزل اور نظم کی فضا بنیادی طور پر ایک ہی مرکز سے جڑی ہوئی ہے جو مضامین وہ نظم کے ذریعے بیان کرتے ہیں، وہی افکار اُن کی غزلوں کے موضوعات میں نمایاں ہیں۔ اس حوالے سے اقبال کی غزل اور نظم میں موضوعاتی سطح پر کوئی تفریق کرنا خاصا مشکل امر ہے۔(۵)

غزل میں قومی و ملّی موضوعات کے ضمن میں یہ بات خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے کہ بنیادی طور پر یہ موضوعات نظم کے زمرے میں آتے ہیں اور غزل میں اِن موضوعات کی اثر آفرینی مولانا الطاف حسین حالیؔ اور علامہ اقبالؔ جیسے اہم شاعروں کی بدولت رونما ہوئی، مولانا الطاف حسین حالیؔ چونکہ اپنی ابتدائی غزلوں کے اکثر موضوعات کو جھوٹ اور تصنع تصور کرتے تھے، لہٰذا اُنھوں نے قومی و ملّی موضوعات کے ذریعے اپنی نظم کی طرح غزل میں بھی نئی راہ نکالی، وہ اپنی غزلوں اور نظموں کو قوم اور ملت کی تعمیر کا ذریعہ بنانا چاہتے تھے، مولانا حالیؔ کی غزلوں اور نظموں کا قومی رنگ ہمیں علامہ اقبالؔ کے ہاں فزوں تر نظر آتا ہے، علامہ اقبالؔ نے غزلوں کے لیے اپنی نظموں کی طرح قومی و ملّی اقدار کو موضوعِ سخن بنایا، یقیناً اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ علامہ اقبالؔ کے نزدیک شاعری کا مقصد ذات اور انسانیت کی تعمیر و ترقی ہے۔ علامہ اقبالؔ عقل اور عشق میں توازن کے خواہاں ہیں کیونکہ وہ عشق کو مقصد کے حصول سے معمور کرتے ہیں۔ علامہ اقبالؔ اپنی کتاب "بالِ جبریل" کے اِس غزلیہ شعر میں کہتے ہیں:

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

"بالِ جبریل" ہی کی ایک اور غزل میں اُن کا کہنا ہے۔

اک دانش نورانی، اک دانش بُرہانی
ہے دانشِ برہانی، حیرت کی فراوانی

گویا علامہ اقبال کی غزلوں کا یہ رنگ اُن کی ابتدائی غزلوں جو داغؔ دہلوی کی پیروی میں لکھی گئیں، سے بہت مختلف اور منفرد ہے۔ داغ دہلوی کے رنگ سے انحراف کے بعد علامہ اقبالؔ نے غالبؔ اور بیدلؔ، سے تفکرانہ سوچ قبول کی اور حالیؔ و اکبرؔ سے قومی و ملّی میلانات حاصل کیے، علامہ اقبالؔ کے بعد انہی موضوعات کو ظفر علی خان،

حفیظ جالندھری، احسان دانش، شوق قدوائی، صوفی تبسم اور غلام بھیک نیرنگ جیسے شاعروں نے اپنے قومی و ملّی افکار کے ذریعے آگے بڑھایا۔ اُردو غزل میں ایسے موضوعات مولانا الطاف حسین حالیؔ کی نظمیہ شاعری کے ذریعے داخل ہوئے اور یوں ہم اِس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اُردو غزل پر جدید نظم نے نہ صرف فنی اثرات مرتب کیے ہیں بلکہ نظم کے فکری اثرات بھی بہت نمایاں ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ وقار احمد رضوی، ڈاکٹر، ”تاریخ جدید اُردو غزل“، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء، ص ۱۸۵

۲۔ شہاب الدین ثاقب، ڈاکٹر، (مضمون) حالی کی شاعری میں قومیت کا تصور، مشمولہ، ادب اور قومی شعور، مرتبین ڈاکٹر محمد یوسف خشک، ڈاکٹر صوفیہ یوسف، شعبہ اُردو شاہ عبد اللطیف یونیورسٹی، خیر پور، سندھ، اکتوبر ۲۰۱۰ء، ص ۴۱

۳۔ نجیب جمال، ڈاکٹر، (مضمون) قومی شعور، اُردو شاعری اور اقبال، مشمولہ، ادب اور قومی شعور، مرتبین ڈاکٹر محمد یوسف خشک، ڈاکٹر صوفیہ یوسف، ص ۲۶۹

۴۔ ایضاً، ص ۲۶۸

۵۔ پروفیسر حسین سحر سے گفتگو: از راقم بمقام رہائش گاہ (ملتان)، بتاریخ یکم فروری، ۲۰۱۴ء